امامت



دانشمند معظم

جناب مولانا سید سعید اختر رضوی

دام ظلہ العالی

"کیا تم نے پوری طرح سمجھ لیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟

یہ ایک ایسا دین ہے جسکی بنیاد حق و صداقت پر رکھی گئی ہے۔ یہ علم کا ایک ایسا سرچشمہ ہے جس میں سے عقل و دانش کی متعدد ندیاں پھوٹتی ہیں۔ یہ ایک ایسا چراغ ہے جس سے کئی چراغ روشن ہونگے۔ یہ ایک بلند رہنما مینار ہے جو اللہ کی راہ کو روشن کرتا ہے۔ یہ اصولوں اور اعتقادات کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو صداقت اور حقیقت کے ہر متلاشی کو اطمینان بخشتا ہے۔

اے لوگو! جان لو کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کو اپنی برترین خوشنودی کی جانب ایک شاندار راستہ اور اپنی بندگی اور عبادت کا بلند ترین معیار قرار دیا ہے۔ اس نے اسے اعلیٰ احکام، بلند اصولوں، محکم دلائل ناقابل تردید تفوّق اور مسلمہ دانش سے نوازا ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسے جو شان اور عظمت بخشی ہے اسے قائم رکھو۔ اس پر خلوص دل سے عمل کرو۔ اسکے معتقدات سے انصاف کرو اسکے احکام اور فرامین کی صحیح طور پر تعمیل کرو اور اپنی زندگیوں میں اسے اسکا مناسب مقام دو۔"

اِمَامْ عَلِیْ عَلَیْہِ السَّلَامْ۔

ناشر

تبلیغاتِ ایمانی ہند

۱۵۹، نجفی ہاؤس، نشان پاڑہ روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۹

- نام کتاب ——— اِمامت
- مصنف ——— سید سعید اختر رضوی
- محشی ——— سید محمد رضوی
- مترجم ——— سید شبیہ الحسن رضوی
- ناشر ——— تبلیغات ایمانی۔ نجفی ہاؤس، بمبئی
- کاتب ——— قاضی اقتدار حسین بستوی
- طباعت ——— ناولٹی پرنٹرس۔ بمبئی
- سنہ اشاعت ——— سنہ ۱۴۱۰ھ ۔ سنہ ۱۹۸۹ء
- قیمت ——— بیس ۲۰ روپئے

رہنمائے کتاب

اور "امام" سے ظاہر ہوتا ہے۔

"الوصایۃ" یعنی وصیت پر عملدرآمد کی ذمہ داری اور اختیار اور "وصی" یعنی وصیت پر عملدرآمد کا ذمہ دار۔ عام طور سے اس سیاق و سباق میں "وصایت" اور "وصی" کے وہی معنی مراد لئے جاتے ہیں جو "خلافت" اور "خلیفہ" کے ہیں۔

قارئین کرام کے لئے یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ بہت سے انبیاء سلف اپنے پیشرو انبیاء کے خلیفہ بھی تھے ـ یعنی : وہ نبی بھی تھے اور خلیفہ بھی۔ وہ انبیاء جو صاحبان شریعت تھے وہ صرف پیغمبرؑ تھے اور اپنے پیش رو نبیؑ کے خلیفہ نہیں تھے اور کچھ ایسے افراد بھی گذرے ہیں جو انبیاء کے خلیفہ تھے مگر نبی نہیں تھے۔

"امامت وخلافت" کے قضیہ نے امت اسلامیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور ان اختلافات نے عقائد و نظریات کو اتنا متاثر کیا ہے کہ "توحید" و "نبوت" کے عقیدے بھی ان آویزشوں کی زد سے نہ بچ سکے۔

علم کلام میں اس مسئلہ پر سب سے زیادہ بحث و مباحثہ، سب سے زیادہ نزاع اور جدال ہوتی رہی ہے اور اس پر ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

میرے سامنے جو مسئلہ ہے وہ یہ نہیں کہ کیا لکھوں بلکہ یہ کہ کیا نہ لکھوں۔ کوزہ میں سمندر کو بند نہیں کیا جا سکتا اس چھوٹے سے کتابچہ میں نہ تو اس موضوع کے تمام مباحث کو سمیٹا جا سکتا ہے اور نہ جس مبحث کو بیان کیا جائے اس پر سیر حاصل بحث کی جا سکتی ہے۔ اس کتابچہ میں اس موضوع پر جو اختلافات ہیں ان کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

شروع ہی میں یہ کہدینا بہتر ہے کہ مسلمان اس سوال پر دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ اہلسنت : جن کا عقیدہ یہ ہے کہ پیغمبرؐ کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر ہیں۔ اور شیعہ : جن کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی طالب پیغمبر کے پہلے خلیفہ اور امام ہیں۔

اس بنیادی اختلاف نے کئی دوسرے اختلافات کو جنم دیا جن کی وضاحت آئندہ کی جائے گی۔

(۲) اختلافات کا خلاصہ

پیغمبرؐ کی ایک متفق علیہ حدیث ہے جس میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ "عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا اور باقی تمام فرقے ناری ہوں گے۔" [۱]

جن کو اپنی آخرت سنوارنے کی فکر ہوتی ہے وہ ہمیشہ راہ نجات اور صراط مستقیم کی تلاش و جستجو کرتے رہتے ہیں، ہر شخص پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ عقل کو اپنا رہبر بنائے تحقیق و جستجو کرتا رہے، یہاں تک کہ سچائی اور حق کا دامن اس کے ہاتھ میں آجائے۔ ان تمام اختلافات پر ایک طائرانہ نظر ڈالے اور جانب داری و تعصب سے بچ کر تمام معاملات کا ایک تنقیدی جائزہ لے اور فہم و تدبر کا سہارا لئے ہوئے خدا سے دعا کرتا رہے کہ وہ اسے صراط مستقیم کی ہدایت کرے۔

اسی لئے میں یہاں پر اہم اور خاص خاص اختلافی موضوعات کو اجمالاً بیان کرنے کے ساتھ، ان موضوعات سے متعلق فرقوں کے دلائل و نظریات کا بھی جائزہ لوں گا تاکہ تحقیق کی منزلیں آسان ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں اہم سوالات یہ ہیں:

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح جلد اول صفحہ ۵۰ اور علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں ایک باب اسی عنوان سے احادیث کا لکھا ہے۔
سفینۃ البحار شیخ عباس قمی ج ۲، ص ۳۶۰/۳۵۹